REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۶ تبلیغ ۱۳۴۰ ھش | ۱۶ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۵ فروری بوقت ½۹ بجے صبح

کل شام کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو گھبراہٹ اور اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

تیل کی تلاش کے بارے میں روس نے پاکستان سے معاہدہ کی منظوری دے دی

روس کے ساتھ مزید تجارتی و اقتصادی تعلقات کا امکان

لاہور ۱۵ فروری۔ روسی حکومت نے پاکستان کے ساتھ تیل اور معدنیات کی تلاش کے بارے میں معاہدہ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس امر کا انکشاف روسی سفیر ڈاکٹر میکائیل کپتسا نے کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے ایندھن و بجلی کے وزیر ذوالفقار علی بھٹو یا وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر دستخط کریں گے معاہدے پر کراچی میں عنقریب دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کے تحت روسی حکومت پاکستان کو ۲۵ کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گی۔ یہ قرضہ بہت کم شرح سود پر دیا جائیگا۔ اور بارہ برسوں میں واجب الادا ہوگا۔

واضح رہے کہ پاکستان میں تیل کی تلاش کے سلسلہ میں روس کے ساتھ یہ پہلا معاہدہ طے کیا جا رہا ہے۔ خیال ہے اس معاہدہ سے دونوں ملکوں کے درمیان مزید تجارتی و اقتصادی تعاون کے دروازے کھل جائیں گے۔ روس نے پاکستان کو تعلیم اور صحت کے میدان میں وظائف کی پیشکش کی ہے۔ اس نے ایک بڑا ہسپتال بنانے کی بھی پیشکش کی ہے۔

قیمتوں میں ناواجب اضافہ ہوا تو ضروری اشیاء کی درآمد بڑھا دی جائیگی

تاجروں کو وزیر خزانہ کا انتباہ

کراچی ۱۵ فروری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے تاجروں کو خبردار کیا کہ جن اشیاء پر کنٹرول ختم کیا گیا ہے اگر ان کی قیمتوں میں ناواجب اضافہ کیا گیا۔ تو حکومت غیر ملکی اشیاء کی درآمد کے لئے زیادہ زرمبادلہ مختص کر دیگی آپ نے کہا ہماری ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن بڑی مضبوط ہے۔ اور ہم مزید اشیاء درآمد کر سکتے ہیں۔

مسٹر محمد شعیب نے کہا "اگر تاجروں کو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ناواجب نفع کما لیں گے۔ تو وہ غلطی پر ہیں۔ حکومت قیمتوں کے رجحان کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ اور اگر یہ محسوس کیا گیا کہ صارفین سے زیادہ قیمتیں وصول کی جا رہی ہیں تو حکومت قیمتیں کم کرنے کے لئے غیر ممالک سے مال درآمد کریگی۔ آپ نے صارفین کو بھی مشورہ دیا کہ وہ خریدسے ہاتھ روک کر تاجروں کی نفع اندوزی کی ذہنیت کو دبائیں۔

رمضان کا چاند کل ہوگا

کراچی ۱۵ فروری محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق کراچی میں رمضان المبارک کا چاند کل جمعرات کو نظر آئے گا۔ ماہ صیام کا چاند افق پر اکاون منٹ تک دیکھا جا سکے گا۔

کانگو میں خانہ جنگی کا خطرہ

نیویارک ۱۵ فروری۔ کانگو میں اقوام متحدہ کے نمائندے نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ صوبہ کاسائی میں شدید خانہ جنگی کا خطرہ ہے اور کانگو کے دوسرے علاقوں میں بھی اسی قسم کے حالات پیش آسکتے ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۱۵ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز چلی آ رہی ہے احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی علالت

ربوہ ۱۵ فروری محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ (بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب) کے معدہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کامیاب کرے۔ اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

فضل عمر ماڈل سکول میں ایک تقریب

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کا تیسرا سالانہ "سپورٹس ڈے" ۱۶ فروری بروز جمعرات صبح ½۹ بجے لجنہ اماء اللہ کی گراؤنڈ میں ہو رہا ہے۔ ربوہ کی مستورات سے درخواست ہے کہ وقت پر تشریف لا کر بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

خدام الاحمدیہ کے ہال کیلئے چندہ کی اپیل

از محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر ایک لمبے عرصہ سے التوا میں پڑی ہوئی تھی۔ مجلس مرکزیہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قائدین مجالس سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ہال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے اس سلسلہ میں ابتدائی انتظام مکمل کئے جا چکے ہیں اور امید ہے کہ خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو آئندہ سالانہ اجتماع سے پہلے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

اندازہ ہے کہ ہال کی تعمیر پر قریباً ۵۰ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اگر نوجوان ہمت کریں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ اپنے ہال بنا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نوجوان ایسا نہ کر سکیں۔ لہٰذا میں اراکین خدام و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ تعمیر ہال کے لئے بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کریں۔ مجھے امید ہے کہ خدام اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ وہ کسی سے پیچھے نہیں انشاء اللہ

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہوگا۔

جماعت احمدیہ ...... (نام جماعت) ...... ضلع ...... نے اپنے اجلاس منعقدہ ...... (تاریخ اجلاس) ...... میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔ نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب بقایادار نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ......

(۲) دستخط صدر/امیر جماعت احمدیہ ...... ضلع ......

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ فروری ۶۱ء

اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقینی ثبوت

آج اگرچہ مغربی علوم و فنون کی ترقی کی وجہ سے ایسے نظریات بھی نمایاں ہو گئے ہیں جو مادہ ہی کو دنیا کا اول و آخر سمجھتے ہیں اور کسی ایسے وجود سے انکاری ہیں جو دنیا کی تخلیق کا ذمہ وار ہے لیکن یہ نظریات محض نظریات ہی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دنیا کی کثیر آبادی خواہ وہ کسی ذہنی سطح پر ہو ایسے قادر مطلق وجود کا انکار نہیں کر سکتی جس نے یہ تمام کائنات پیدا کی ہے اور جو اس کارخانہ عالم کو چلا رہا ہے۔ آج عام انسان خواہ وہ مشرقی ہو یا مغربی اللہ تعالیٰ کے وجود کا بڑی حد تک قائل ہے۔ البتہ مادہ پرستوں کا ایک ایسا گروہ ضرور ہے جو مادہ ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اور جو آج منظم طور پر مذہب کو مٹانے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے۔

اشتراکیت کی تو بنیاد ہی مادہ پرستی پر رکھی گئی ہے۔ غیر اشتراکی مغربی فلسفی اور سائنسدان بھی بہت سے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے بظاہر قائل نہیں تاہم مغرب میں ایسے سائنسدان اور فلسفی بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کو عقلاً ضروری سمجھتے ہیں اور جو اس پر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایسا کارخانہ بغیر کسی عاقل وجود کے نہ معرض وجود میں آ سکتا ہے اور نہ اس حکمت سے یہ خود بخود چل سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وجود کی یہ ایک عقلی دلیل ہے اور قرآن کریم میں بھی اس دلیل کو پیش کیا گیا ہے لیکن یہ دلیل ایسی نہیں ہے جس سے انسان کو حقیقی یقین حاصل ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے اور وہ قادر مطلق ہستی ہے یا تو ایسا وجود موجود ہے اور یا موجود نہیں ہے اگر موجود نہیں ہے تو یہ اور بات ہے لیکن اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ ایسا وجود موجود ہے تو لازماً یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ ایسا وجود انسانی زندگی میں بھی دلچسپی لیتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اسکے ماننے یا نہ ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اسکو ماننے کا کوئی فائدہ ہے۔

اگر یہ درست ہے تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین پیدا ہو کہ جو محض عقلی ثبوت سے بالا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقلی ایمان کو محض "ہونا چاہیئے" کے الفاظ سے بیان فرمایا ہے۔ لیکن جو کامل یقین انسان کو اللہ تعالیٰ کا اس طرح قائل کر دے جس طرح سیب کھانے سے اس کی مٹھاس کا یقین ہوتا ہے اس کو آپ نے "ہے" کے لفظ سے بیان کیا ہے دوسرے لفظوں میں محض عقلی ایمان جیسا کہ سائنسدانوں کو پر حکمت کارخانہ قدرت دیکھ کر ہوتا ہے مکمل ایمان نہیں ہے ایسا ایمان نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے۔ آپ نے آگ اور دھوئیں کی مثال سے اس بات کو سمجھایا ہے جس طرح ہم دور سے دھواں دیکھ کر اندازہ کرتے ہیں کہ جہاں سے دھواں اٹھ رہا ہے وہاں آگ ہونی چاہیئے۔ اسی طرح کائنات کے کارخانہ پر حکمت کو دیکھ کر ہم مان لیتے ہیں کہ اس پر حکمت کارخانہ کو چلانے والا ہونا چاہیئے لیکن جس طرح آگ کا حق الیقین اسی وقت ہوتا ہے جب ہم اس میں ہاتھ ڈال کر اس کی حدت کو محسوس کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کا حق الیقین بھی اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم اس کو اسی طرح محسوس کریں جس طرح آگ کو محسوس کر کے حکم لگاتے ہیں کہ آگ واقعی موجود ہے۔

اس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی بتایا ہے اور وہ ہے ہمکلامی۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے تین طریق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں ایک تو وحی ہے۔ دوسرے رویا و کشوف ہیں جن کو وراء الحجاب فرمایا گیا ہے اور تیسرا ذریعہ رسول اللہ ہے ظاہر ہے کہ جب تک ان تین طریقوں میں سے کوئی طریق نہ ہو ہم اللہ تعالیٰ سے ہم کلام نہیں ہو سکتے اور جب ہم اللہ تعالیٰ سے ہم کلام نہیں ہو سکتے تو اللہ تعالیٰ کا حق الیقین بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

ان تینوں طریقوں کی مزید تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق الیقین پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو براہ راست الہام ہو یا رویا اور کشوف صادقہ سے اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو اور اگر ان دونوں میں سے کوئی بات ہمیں نصیب نہ ہو تو کم از کم ہمارے ذاتی علم میں ایک وجود موجود ہو جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا ہو یا اس پر رویا و کشوف کا مظاہرہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے کہ دنیا سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت کبھی ختم نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ دعا سکھائی ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم
ولا الضالین۔

یعنی اے خدا ہم کو صراط مستقیم پر چلا منعم علیہ لوگوں کے راستہ پر مغضوب علیہ اور ضالین کے راستہ پر چلنے سے بچا۔ ہم منعم علیہ لوگوں کے راستہ پر اسی وقت چل سکتے ہیں جب ہم کو اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین حاصل ہو۔ کم از کم ایسا یقین حاصل ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نشانات ایک وجود میں پورے ہوتے خود دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین لائیں۔

آج دنیا کی سب سے بڑی بیماری یہی ہے کہ باوجودیکہ اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کا نام موجود ہے مگر اس کو اس کے وجود پر وہ یقین حاصل نہیں ہے جس سے دنیا منعم علیھم کے راستہ پر گامزن ہو۔ بے شک آج بڑے بڑے سائنسدان اللہ تعالیٰ کے وجود پر عقلاً یقین رکھتے ہیں لیکن یہ یقین ایسا نہیں ہے جو ان کو منعم علیھم کے راستہ پر گامزن کر سکے آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ایمان صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے وجود موجود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ الہام۔ رویا اور کشوف سے اپنے وجود کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور ایسا تو حقیقی احمدی کوئی بھی نہیں ہو سکتا جس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء میں اللہ تعالیٰ کے نشانات اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے اور جو علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔

اس بات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح پر جو تقریر کی تھی میں واضح فرمایا ہے۔ ذیل میں وضاحت کے لئے متعلقہ اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ فہوھذا

"اسلام وہ مذہب ہے جس کا مدار ایک زندہ خدا پر ہے پس وہ سائنس کی تحقیقات کا محتاج نہیں۔ مثلاً وہی پروفیسر مولر جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے جب مجھے ملے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اور نیویارک کے بعض اور پروفیسر بھی تحقیقات کر کے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ اس ساری یونیورس کا ایک مرکز ہے اس مرکز کا انہوں نے نام بھی لیا تھا جو مجھے صحیح طور پر یاد نہیں رہا۔ انہوں نے بتایا کہ سارے نظام عالم کا فلاں مرکز ہے جس کے گرد یہ سورج اور اسکے علاوہ اور لاکھوں کروڑوں سورج چکر لگا رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا میری تھیوری یہ ہے کہ یہی مرکز خدا ہے گویا اس تحقیق کے ذریعہ ہم خدا کے بھی قائل ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم دہریت کی طرف مائل ہو گئے ہوں۔ پہلے سائنس خدا تعالیٰ کے وجود کو رد کرتی تھی مگر اب ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ اس سارے نظام کا ایک مرکز ہے جو حکومت کر رہا ہے۔ اور وہی مرکز خدا ہے۔ میں نے کہا نظام عالم کے ایک مرکز کے متعلق آپکی جو تحقیق ہے مجھے اس پر اعتراض نہیں۔ قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ دنیا ایک نظام کے ماتحت ہے اور اس کا ایک مرکز ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ وہی مرکز خدا ہے درست نہیں۔ میں نے ان سے کہا مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات نازل ہوتے ہیں۔ اور کئی ایسی باتیں ہیں جو اپنے کلام اور الہام کے ذریعہ وہ مجھے قبل از وقت بتا دیتا ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا آپ جس مرکز کو خدا کہتے ہیں وہ بھی کسی پر الہام نازل کر سکتا ہے وہ کہنے لگے۔ الہام تو نازل نہیں کر سکتا میں نے کہا تو پھر میں کس طرح تسلیم کر لوں کہ وہی مرکز خدا ہے۔ مجھے تو ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے کہ خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے۔ اور وہ باتیں اپنے وقت پر پوری ہو جاتی ہیں۔"

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ امان ھش ۱۳۴۰ مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

آج سے سترہ برس پیشتر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت بصیرت افروز تقریر

کالج کے قیام کی اغراض اور پروفیسروں کیلئے نہایت اہم ہدایات

ہمارے کالج کے طلبأ تعلیم، اخلاق فاضلہ اور صحیح مذہبی روح کے لحاظ سے دوسروں کیلئے ایک نمونہ اور مثال ہونے چاہئیں

پروفیسروں کا فرض ہے کہ جس غرض کے لئے یہ کالج قائم کیا گیا ہے اسے پورا کرنیکے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

فرمودہ ۴ر جون ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

(۴)

فرمایا۔

جن سوالات کو اس وقت میرے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ان سب کے متعلق میں ابھی فوری طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن

جہاں تک لباس کا سوال ہے

میری رائے یہ ہے کہ ہمیں تعلیم کو آسان اور سہل الحصول بنانا چاہیئے۔ اور کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ جسے طالب علم برداشت نہ کرسکیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ غریب لڑکے اس بوجھ کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جائیں۔

جہاں تک کھیلوں کا تعلق ہے

مجھے افسوس ہے کہ کالجوں میں بعض ایسی کھیلیں اختیار کی گئی ہیں۔ جن پر روپیہ بھی صرف ہوتا ہے اور صحت پر بھی وہ بُرا اثر ڈالتی ہیں میں نے یورپین رسالوں میں پڑھا ہے۔ انگلستان میں کھیلوں کے متعلق ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جس نے بہت کچھ غور کے بعد یہ رپورٹ پیش کی کہ ہاکی کے کھلاڑیوں میں سل کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ تحقیق تو آج کی گئی ہے۔ لیکن میں نے آج سے ۲۱ سال پہلے اس کی طرف توجہ دلا دی تھی۔ اور میں نے کہا تھا کہ میں

ہاکی سے نفرت کرتا ہوں

یہ صحت کے لئے مضر ہے۔ اس سے سینہ کمزور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جھک کر کھیلنا پڑتا ہے (الفضل جلد ۱۱ ملا۱۶ صفحہ ۸ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۳ء)

اسی طرح بعض اور مواقع پر بھی میں توجہ دلاتا رہا ہوں کہ ہاکی قطعی طور پر صحت پر اچھا اثر پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ مضر اثر کرتی ہے۔ ہاکی میں ہاتھ جڑے رہتے ہیں اور سانس سینہ میں پھولتا نہیں۔ اس طرح باوجود کھیلنے کے سینہ چوڑا نہیں ہوتا۔ (الفضل ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۹ء)

جب میں نے یہ بات کہی اس وقت کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ کہ ہاکی سے سینہ کمزور ہو کر

سل کا خطرہ

پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اب دوسرے لوگ بھی آہستہ آہستہ اسی طرف آرہے ہیں۔ عزیزم مرزا ناصر احمد کا ان الفاظ میں کہ "وہ تمام قومیں جو انگریز یا انگریزی خون سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ ان کھیلوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتیں۔ اور ان کی زیادہ توجہ ایتھلیٹکس Athletics کی طرف رہتی ہیں۔ اور اس وجہ سے ان قوموں کے طلباء کی صحتوں پر کوئی بُرا اثر نظر نہیں آتا۔" غالباً

جرمنی کی طرف اشارہ ہے

جہاں ان کھیلوں پر بہت کم زور دیا جاتا ہے کیونکہ ان کھیلوں پر روپیہ اور وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ مگر صحت کو کم فائدہ پہونچتا ہے چنانچہ ان کھیلوں کی بجائے انہوں نے جو دوسری کھیلیں اختیار کی ہیں۔ ان کا صحت پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ اور روپیہ بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری کھیلوں کا رواج اب دن بدن بڑھ رہا ہے۔ انگریزی ممالک میں شائد اس وجہ سے کہ وہاں کہر زیادہ ہوتی ہے۔ اس قسم کی کھیلوں کی ضرورت سمجھی جاتی ہے جو دوڑ دھوپ والی ہوں۔ لیکن وسطی یورپ یا

جنوبی یورپ میں

ان کا زیادہ رواج نہیں۔ میں یورپین کھیلوں میں سے سب سے کم مضر فٹ بال سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس سے سینہ پر بوجھ نہیں پڑتا۔ بلکہ سینہ چوڑا اور فراخ رہتا ہے۔ ہاکی میں چونکہ دونوں ہاتھ بند ہوتے ہیں۔ ادھر سانس سینہ میں پھولتا نہیں۔ اس لئے ہاکی کے نتیجہ میں اکثر سینہ پر ایسا بوجھ پڑتا ہے۔ کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ ہاکی کو مضر سمجھتا رہا ہوں۔ مگر اب چار یا پانچ سال ہوئے انگلستان میں

ایک کمیشن

مقرر کیا گیا تھا جس نے تحقیق کے بعد یہ رپورٹ کی ہے۔ کہ ہاکی پلیئرز میں سل کا مادہ نسبتاً زیادہ دیکھا گیا ہے۔ بہرحال یہ ایک ابتدائی کام ہے۔ اور جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ ایسے لڑکے کالج میں نہیں آئے۔ جو بڑے بڑے نمبروں پر پاس ہوئے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہمارے پروفیسر کوشش کریں اور والنازعات غرقاً کے ماتحت اپنے فرض کی ادائیگی میں پوری طرح منہمک ہو جائیں۔ اور وہ سمجھ لیں کہ تعلیمی طور پر (تربیت تعلیم سے باہر نہیں بلکہ تعلیم کے ساتھ ہی شامل ہے) ہم نے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ جو لڑکے ہمارے ہاں تعلیم پائیں۔ وہ تعلیم میں دوسروں سے اعلیٰ ہوں وہ تربیت میں دوسروں سے اعلیٰ ہوں۔ وہ اخلاق فاضلہ میں دوسروں سے اعلیٰ ہوں۔ تو یقیناً وہ ان اَن گھڑے جواہرات کو قیمتی ہیروں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اخلاص اور تقوےٰ اور خدا تعالےٰ کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ اور لڑکوں کی تعلیمی حالت بھی بہتر بنائیں۔ ان کی

اخلاقی حالت بھی بہتر

بنائیں۔ اور ان کی مذہبی حالت بھی بہتر بنائیں میں اس موقعہ پر اساتذہ اور طلبأ دونوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہمارا مقصد دوسرے کالجوں سے زیادہ بلند اور اعلےٰ ہے۔ کئی باتیں اس قسم کی ہیں جو دوسرے کالجوں میں جائز سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن ہم اپنے کالج میں ان باتوں کی اجازت نہیں دے سکتے۔

طلبأ کے لئے ضروری

ہے کہ وہ اپنے افسروں کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے افسروں کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور ان افسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے سے بڑے افسروں کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اگر کسی شخص کو کوئی شکایت پیدا ہو۔ تو

اسلامی طریق کے رُو سے

یہ جائز ہے کہ وہ بالا افسر کے پاس اُس معاملہ کو پہونچائے۔ اور حقیقت ظاہر کرے۔ اور اگر وہ افسر توجہ سے کام نہ لے۔ تو اس سے بھی بالا افسر کے پاس اپیل کرے۔ یہ دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے۔ اور وہ اس سے

پُوری طرح فائدہ

اٹھا سکتا ہے۔ ہمارا یہ طریق نہیں کہ جب تک ایجی ٹیشن نہ ہو۔ ہم کسی

کی بات نہیں سنتے۔ ہم صداقت کو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کے مُنہ سے سن کر بھی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں بلکہ صداقت اگر ایک چوہڑے کے مُنہ سے نکلے تو ہم اس کو بھی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر صداقت نہ ہو تو خواہ سارا کالج مل کر زور لگائے ہم وہ بات تسلیم کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ پس

جو روایت ہمارے سکول میں قائم ہے

میں امید کرتا ہوں کہ کالج میں بھی اسکو قائم رکھا جائے گا احمدی طالب علموں کے متعلق تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس پر پوری طرح قائم رہیں گے۔ لیکن چونکہ اس کالج میں دوسرے طالب علم بھی داخل ہوں گے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی طلباء اپنے اثر سے دوسروں کو بھی اس روایت پر قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ وہ کوئی ایسی حرکت نہیں ہونے دیں گے۔ جو کالج کے نظام کے خلاف ہو اور جس سے یہ شبہ پڑتا ہو کہ زور اور طاقت سے

اپنی بات منوانے کی کوشش

کی جا رہی ہے کیونکہ زور اور طاقت سے ماننے کے لئے یہاں کوئی شخص تیار نہیں ہے۔ دنیا میں لوگ زور اور طاقت سے اپنے مطالبات منواتے ہیں مگر وہ اسوقت منواتے ہیں جب انہیں یقین ہوتا ہے کہ دوسرا فریق زور اور طاقت سے مرعوب ہو جائے گا۔ اگر انہیں یہ یقین نہ ہو تو وہ زور اور طاقت استعمال کرنے کی جرأت بھی نہ کریں۔

واقعہ مشہور ہے

کہ کوئی یتیم لڑکا جس کی ماں چکی پیس پیس کر گذارہ کیا کرتی تھی ایک دن اپنی ماں سے کہنے لگا مجھے دو آنے چاہئیں۔ ماں نے اسے کہا میرے پاس تو صرف ایک آنہ ہے وہ لے لو۔ مگر لڑکا ضد کرنے لگا اور کہنے لگا میں تو دو آنے ہی لوں گا۔ وہ لڑکا اس وقت چھت کی منڈیر پر بیٹھا تھا۔ ماں کو کہنے لگا مجھے دو آنے دو ورنہ میں ابھی چھلانگ لگا کر مر جاؤں گا۔ اس بیچاری کا ایک ہی لڑکا تھا۔ وہ اس کے ہاتھ جوڑے۔ منتیں کرے اور بار بار کہے کہ بیٹا ایک آنہ لے لے اس سے زیادہ میرے پاس کچھ نہیں۔ مگر وہ یہی کہتا چلا جائے کہ مجھے دو آنے دے۔ نہیں تو میں ابھی چھلانگ لگاتا ہوں۔ ماں نیچے کھڑی روتی جائے اور بچہ اوپر بیٹھ کر چھلانگ لگانے کی دھمکی دیتا چلا جائے۔ اس وقت اتفاقاً گلی میں سے کوئی زمیندار گذر رہا تھا وہ پہلے تو باتیں سنتا رہا آخر اس نے وہ آلہ جس سے تو ڑی ملائی جاتی ہے اور جسے سانگھا کہتے ہیں نکال کر اس لڑکے کے سامنے کیا۔ اور کہا تو کود پڑ میں نیچے سے سانگھا تیرے پیٹ میں ماروں گا۔ لڑکا یہ سنتے ہی کہنے لگا۔ میں نے چھلانگ

تھوڑی لگانی ہے۔ میں تو اپنی ماں کو ڈرا رہا تھا تو

اس قسم کی باتیں

وہیں سُنی جاتی ہیں جہاں زور اور طاقت سے دوسرے لوگ مرعوب ہو جاتے ہوں۔ لیکن ہم وہ ہیں جنہیں اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ صداقت خواہ ایک کمزور سے کمزور انسان کے مُنہ سے نکلے اسے قبول کرو اور صداقت کے خلاف کوئی بات قبول مت کرو چاہے وہ ایک طاقت ور کے مُنہ سے نکل رہی ہو۔ قادیان سے باہر بے شک ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں لیکن ہمارے سلسلہ کی کسی انسٹی ٹیوٹ میں اس قسم کی باتیں برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ پس ہمارے نوجوانوں کو خود بھی احمدیت کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور دوسرے نوجوانوں پر بھی واضح کرنا چاہیئے کہ یہاں کوئی ایسا طریق برداشت نہیں کیا جا سکتا جو دین کے خلاف ہو اور جو مذہبی روایات کے منافی ہو۔ ہم نے

یہ کالج دین کی تائید کے لئے بنایا ہے

اگر کسی وقت یہ محسوس ہو کہ یہ کالج بجائے دین کی تائید کرنے کے بے دینی کا ایک ذریعہ ثابت ہو رہا ہے تو ہم ہزار گنا یہ زیادہ بہتر سمجھیں گے کہ اس کالج کو بند کر دیں۔ بجائے اس کے کہ بے دینی اور خلاف مذہب حرکات کو برداشت کریں۔ اس کالج کے پروفیسروں کو بھی

یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے

کہ بیرونی دنیا میں عام طور پر صداقت کو اس وقت تک قبول نہیں کیا جاتا جب تک یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کتنے لوگ اس بات کو پیش کر رہے ہیں۔ اگر ایک جتھہ کی طرف سے کوئی بات پیش کی جا رہی ہو تو اُسے مان لیتے ہیں۔ لیکن اگر ایک کمزور انسان کے مُنہ سے صداقت کی بات نکلے تو اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہمیں اس طریق کے خلاف یہ عمل کرنا چاہیئے کہ اگر صداقت چھوٹے سے چھوٹے ایک لڑکے کے مُنہ سے نکلتی ہے تو ہم اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جب تک سو لڑکا اس کی تائید نہیں ہوگا ہم اسے نہیں مانیں گے بلکہ ہمیں فوراً وہ بات قبول کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ صداقت کو قبول کرنے میں ہی برکت ہے۔ اور صداقت کو قبول کرنے سے ہی قومی ترقی ہوتی ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے

کہ ہمارا طریق سارے کا سارا اسلامی ہونا چاہیئے بے شک ہندو، سکھ، عیسائی جو بھی آئیں ہمیں فراخدلی کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہنا چاہیئے۔ مگر جہاں تک اخلاق کا تعلق ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے اخلاق اسلامی مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ ان کی عادات مذہب کے سانچے میں ڈھلی

ہوئی ہوں۔ ان کے افکار مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ اُن کے خیالات مذہب کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں۔ پس جہاں ہمارے پروفیسروں کا یہ کام ہے کہ وہ تعلیم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں وہاں ان کا ایک یہ کام بھی ہے کہ وہ رات دن اس کام میں لگے رہیں کہ لڑکوں کے اخلاق اور ان کی عادات اور ان کے خیالات اور ان کے افکار ایسے اعلیٰ ہوں کہ دوسروں کے لئے مذہبی لحاظ سے وہ

ایک مثال اور نمونہ ہوں

اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا یقین ہم لڑکوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں تو ہندوؤں اور سکھوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہندو بھی خدا کے قائل ہیں اور سکھ بھی خدا کے قائل ہیں۔ اگر ہم دہریت کو مٹاتے ہیں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین لڑکوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کا درس ان کو دیتے ہیں تو اُن کے ماں باپ یہ سن کر بُرا نہیں منائیں گے بلکہ خوش ہوں گے کہ ہمارے لڑکے ایسی جگہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مذہبی لحاظ سے بھی تربیت کی جا رہی ہے۔ پس جہاں تک توحید کے قیام کا سوال ہے۔ جہاں تک مذہب کی عظمت کا سوال ہے جہاں تک خدا تعالیٰ کی محبت کا سوال ہے۔ مسلمان ہندو سکھ عیسائی سب اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ان کو یہ تعلیم دی جائے۔ کیونکہ ان کا اپنا مذہب بھی یہی باتیں سکھاتا ہے۔ میرے نزدیک پہلے ان باتوں پر اس قدر زور دینا چاہیئے کہ ہمارے کالج کا

یہ ایک امتیازی نشان

بن جائے کہ یہاں سے جو طالب علم بھی پڑھ کر نکلتا ہے وہ خدا پر پورا یقین رکھتا ہے۔ وہ اخلاق کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ مذہب کی عظمت کا قائل ہوتا ہے۔ اگر ایک ہندو یہاں سے بی اے کی ڈگری لے کر جائے تو اسے بھی خدا تعالیٰ

کی ذات پر پورا یقین ہونا چاہیئے۔ اگر ایک سکھ یہاں سے بی اے کی ڈگری لے کر جائے تو اسے بھی خدا تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین ہونا چاہیئے۔ وہ دہریت کے دشمن ہوں۔ وہ اخلاق سوز حرکات کے دشمن ہوں۔ وہ مذہب کو ناقابل عمل قرار دینے والوں کے مخالف ہوں۔ اور یورپین اثر سے پوری طرح آزاد ہوں۔ وہ چاہے احمدیت کو مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں

مذہب کی بنیادی باتیں

ان کے ذہنوں میں ایسی راسخ ہوں کہ ان کو وہ کسی طرح چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اسی طرح ہمارے کالج کا ایک امتیازی نشان یہ بھی ہونا چاہیئے کہ اگر ایک عیسائی یا یہودی اس جگہ تعلیم حاصل کرے تو وہ بھی بجائے یہ کہنے کہ سائنس یا حساب یا فلسفہ کے فلاں اعتراض سے مذہب باطل ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ جب بھی کوئی شخص ان علوم کے ذریعہ اُس پر کوئی اعتراض کرے۔ وہ فوراً اس کا جواب دے اور کہے۔ میں ایک ایسی جگہ پڑھ کر آیا ہوں جہاں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اس دنیا کا ایک خدا ہے جو سب پر حکمران ہے۔ میں ایسے اعتراضات کا قائل نہیں ہوں۔

اگر ہم دہریت کی تمام شاخوں کی قطع و برید کر دیں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین کالج میں تعلیم پانے والے لڑکوں کے دلوں میں اس مضبوطی سے پیدا کر دیں کہ دنیا کا کوئی فلسفہ۔ دنیا کی کوئی سائنس اور دنیا کا کوئی حساب انہیں اس عقیدہ سے منحرف نہ کر سکے تو ہم سمجھیں گے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی اور مطالبۂ وقفِ جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔ "حضرت ابراہیم کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے ...... حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا جو ان کو اتنی برکت دیدی۔ ہر شخص جو آپؑ کے نقش قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دے۔ ان برکات سے حصہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو عطا کیں"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۱۲)

(وکالت دیوان تحریک جدید)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ــ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۶۱ء

چونکہ اب شام ہو گئی ہے اس لئے میں اب اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ لیکن بر آخر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ

ہماری نیت یہ ہے

کہ جلد سے جلد اس کالج کو بی اے بلکہ ایم اے تک پہنچا دیں۔ اس لئے کالج کے جو پروفیسر مقرر ہوئے ہیں انہیں اپنی تعلیمی قابلیت کو بھی بڑھانے کا فکر کرنا چاہیئے اور آئندہ ضروریات کے لئے انہیں ابھی سے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے تا کہ جب بڑی کلاسز کھولی جائیں تو قواعد کے لحاظ سے اور ضرورت کے لحاظ سے اور تجربہ کے لحاظ سے وہ ان کلاسز کو تعلیم دینے کے لئے موزوں ہوں اور اس کام کے اہل ہوں اور چونکہ ہمارا منشاء آگے بڑھنے کا ہے اسلئے جہاں کالج کے پروفیسروں کو اپنا تعلیمی معیار بلند کرنا چاہیئے اور اپنے اندر موجودہ قابلیت سے بہت زیادہ قابلیت پیدا کرنی چاہیئے وہاں انہیں یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جب کالج میں وسعت ہو تو جو اچھے اور ہونہار طالب علم ہوں اور دین کا جوش اپنے اندر رکھتے ہوں۔ ان کو اس قابل بنائیں کہ وہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوں اور ساتھ ہی ان کے

دینی جوش میں ترقی ہو

تا کہ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوں تو وہ صرف دنیا کمانے میں ہی نہ لگ جائیں بلکہ اس کالج میں پروفیسر یا لیکچرار کا کام کر کے سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔ پس ایک طرف وہ اعلیٰ درجہ کے ذہین اور ہوشیار لڑکوں کے متعلق یہ کوشش کریں کہ وہ اچھے نمبروں پر کامیاب ہوں اور دوسری طرف انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائیں کہ جب وہ اپنے تعلیمی مقصد کو حاصل کر لیں تو اس کے بعد اپنی محنت اور دماغی کاوش کا بہترین بدلہ بجائے سونے چاندی کی صورت میں حاصل کرنے کے اس رنگ میں حاصل کریں کہ اپنے آپ کو

ملک اور قوم کی خدمت

کے لئے وقف کر دیں اس کے بغیر کالج کا عملہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ پس ایک طرف ہمارے پروفیسر خود علم بڑھانے کی کوشش کریں اور دوسری طرف آئندہ پروفیسروں کیلئے ابھی سے سامان پیدا کرنے شروع کر دیں۔ اور نوجوانوں کو تحریک کریں کہ وہ قوم کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ پھر خواہ انہیں کالج میں رکھ لیا جائے یا سلسلہ کے کسی اور کام پر لگایا جائے۔ بہر حال اُن کا وجود مفید ثابت ہو سکتا ہے سکول میں میں نے دیکھا ہے۔ جب افسروں کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو اسکے بعد ہمیں سکول میں سے ہی ایسے کئی لڑکے مل گئے جنہوں نے اپنی زندگیاں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔

مَیں امید کرتا ہوں

کہ یہی طریق کالج میں بھی اختیار کیا جائیگا تا کہ جو طالب علم اس کالج سے تعلیم پا کر نکلیں ان کے متعلق ہمیں کامل یقین ہو کہ وہ تعلیم کے بعد دین کے میدان میں ہی آئیں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ دنیا کمانے میں مشغول ہو جائیں اور تا کہ ہم فخر سے کہہ سکیں کہ ہمارے کالج کا ہر طالب علم اپنے آپ کو دینی خدمت کے لئے پیش کر دیتا ہے۔ صرف ہمارے نکھے ہوئے طالب علم ہی دنیا کی طرف جاتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ خواہ ہم کوئی کام کریں ہماری اصل دوڑ مذہب کی طرف ہی ہونی چاہیئے اب میں

دُعا کر دیتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیک خواہشات کو پورا فرمائے اور یہ بیج جو آج اس مقام پر ہم بو رہے ہیں اس سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہو جس کی ایک ایک ٹہنی ایک بڑی یونیورسٹی ہو۔ ایک ایک پتہ کالج ہو اور ایک ایک پھول اشاعت اسلام اور تبلیغِ دین کی ایک اعلیٰ درجہ کی بنیاد ہو جس کے ذریعہ کفر اور بدعت دنیا سے مٹ جائے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی وحدنیت کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔

اللّٰھم آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

ربوہ: بزم حسن بیان کے زیر انتظام ایک انعامی تقریری مقابلہ ۱۶/۲/۶۱ بعد نماز مغرب مسجد محمود میں ہوگا جس میں ربوہ کے تمام حلقہ جات کے خدام حصہ لے سکتے ہیں تقریر کے لئے ۵ سے ۷ منٹ تک وقت دیا جائیگا۔ جو خادم اس میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے نام پندرہ فروری ۱۹۶۱ء تک مکرم منور احمد صاحب (دار الرحمت وسطی) سیکرٹری بزم حسن بیان خدام الاحمدیہ ربوہ کو پہنچا دیں۔ تقاریر کے عنوان حسب ذیل ہیں۔

۱- امن عالم اور اسلام
۲- پیشگوئی مصلح موعود کا کوئی ایک پہلو
۳- امن عالم کے قیام کے لئے جنگ ضروری ہے؟
۴- ہمیں تہذیب مغرب کی ضرورت نہیں۔

راولپنڈی: بزم حسن بیان راولپنڈی کے زیر اہتمام ایک انعامی تقریری مقابلہ بعنوان "پیشگوئی مصلح موعود" مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۶۱ء بروز اتوار بوقت ساڑھے نو بجے صبح بمقام مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی (زیر تعمیر) ہو رہا ہے۔ سیکرٹری صاحب بزم حسن بیان راولپنڈی تمام احباب راولپنڈی سے وقت مقررہ پر تشریف لانے کی درخواست کرتے ہیں۔

سرگودھا: مکرم و محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے ۳/۲/۶۱ کو بعد نماز مغرب تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہایت احسن پیرایہ میں پانچ ارکان اسلام پر روشنی ڈالی۔ یہ کلاس مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ۳ فروری سے ۷ فروری ۱۹۶۱ء تک منعقد ہوئی

لائلپور: مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے زیر اہتمام ایک تعزیتی جلسہ ۳/۲/۶۱ کو منعقد ہوا جس میں حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی۔ حضرت مولوی عبد المغفور صاحب فاضل اور حضرت ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کی وفات پر قرار داد تعزیت پاس کی گئیں ان کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی صحت کیلئے تحریک دُعا

مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی صحت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اصلاح ہو رہی ہے۔ ۵ فروری کو جماعت کے جلسہ میں آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۰ فروری کو نماز جمعہ کے لئے مسجد دار الذکر میں بھی تشریف لائے۔ اور بعد نماز جمعہ جماعت کے عام اجلاس کی صدارت فرمائی مکرم چوہدری صاحب بائیں بازو کو آگے پیچھے اور اوپر نیچے حرکت دے لیتے ہیں۔ مگر ہاتھ میں طاقت گرفت کا پیدا ہونا تا حال باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں یہ طاقت بھی جلد پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم چوہدری صاحب کو شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے مخلصین کا جوش

اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں قارئین حضرات ایسی نیک مثالیں آئے دن ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ کہ اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کی تحریک جاری فرمودہ سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود پر جماعت کے مخلص اور مخیر احباب بڑے ذوق شوق سے لبیک کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں چند تازہ مثالیں درج ذیل ہیں:۔

۱- مکرم چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل سپیشل روڈ کراچی (اعزاز ملنے کی خوشی پر) ۵۰/-

۲- مکرم شیخ نذیر احمد صاحب فیض جعفر فلورملز جہڑانوالہ (سالانہ ترقی ملنے پر) ۵۰/-

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت نازل فرما کر انہیں اپنے پاکیزہ عزائم میں کامیاب و کامران فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

ادائیگی چندہ وقف جدید ۔ سال چہارم

مندرجہ ذیل مجاہدین نے چندہ سال چہارم ادا کر دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

چوہدری پیر محمد صاحب گوجرانوالہ ۱۱۲-۰
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ ۸-۰
سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب " ۶-۷۵
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد بشیر چغتائی صاحب " ۶-۲۵
شیخ فضل کریم صاحب مجاہد گوجرانوالہ ۶-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب " ۲۵-۰
والدہ صاحبہ " " ۶-۰
محمد سلیم صاحب " ۶-۰
ماسٹر محمد شفیع صاحب " ۶-۳۱
بابو اقبال محمد خان صاحب " ۸-۰
محمد اکبر صاحب " ۲۱-۰
میاں غلام احمد صاحب ککھی " ۶-۰
چوہدری محمد عظیم صاحب " ۶-۳۷
ملک محمد اصغر صاحب " ۷-۰
بابو عبدالکریم صاحب " ۶-۷۵
خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۲۰-۰
چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ ۶۰-۰
چوہدری عبدالرحمن صاحب آڑھتی " ۶-۱۲
بشیر احمد نصیر احمد صاحبان سوداگر چوب " ۱۲-۵۰
اقبال احمد صاحب شمیم مشرقی پاکستان ۶-۰
بشیر احمد صاحب کوٹ جان بخش گجرانوالہ ۵-۰
محمد ابراہیم صاحب خلیل ربوہ ۸-۰
مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب گجرانوالہ ۳۰-۰
ایم اے رشید صاحب ڈھاکہ ۱۴-۰
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب دارالنصر ربوہ ۶-۰
عائشہ بی بی صاحبہ " ۶-۱۹
صوبیدار نور محمد صاحب سانگھڑ (بلا تفصیل) ۴۴-۷۵
چوہدری رحمت علی صاحب ہزارہ ۶-۰
میاں عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ ۶-۵۰

ملک غلام نبی صاحب محمودہ ضلع اٹک ۳۲-۴۴
ملک سلطان محمد صاحب " ۶-۰
حکیم مختار احمد صاحب شاہدرہ ۱۲-۰
ٹیلر محمد سردار صاحب " ۶-۰
علی حسین صاحب " ۶-۰
چوہدری غلام حسین صاحب " ۶-۰
حکیم فضل محمد صاحب " ۱۴-۰
ماسٹر دل محمد صاحب بصیرپور منٹگمری ۱۲-۰
چوہدری عنایت علی صاحب گوجرہ ۱۱-۰
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ۶-۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۶-۰
محمد امین صاحب صراف " ۱۵-۰
میاں امام الدین صاحب لاہور ۶-۵۶
رشید احمد صاحب " ۶-۰
شیخ محمد بشیر صاحب " ۱۰-۰
مریم بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۳-۰
امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت ابوالفضل محمود صاحب ربوہ ۶-۵۰
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۶-۵۰
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب ربوہ ۶-۵۰
زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اسحٰق صاحب ٹاہلو ۲-۰
عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمنان صاحب " ۳-۰
مائی رحمت بی بی صاحبہ دارالصدر شرقی " ۶-۲۵
کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۶-۰
سعیدہ نور صاحبہ ہمشیرہ بشارت احمد صاحب " ۶-۰
تاج بی بی صاحبہ بیوہ محمد حسین صاحب " ۶-۰
غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم " ۶-۰
عزیزہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام رسول صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ۰-۵۰
صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب قصاب ۰-۵۰
رضیہ خانم صاحبہ اہلیہ پیر وفیر حمید اللہ صاحب ۶-۰
سعیدہ بیگم صاحبہ بی اے بی ٹی ۶-۰
محمودہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری حفیظ احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۶-۵۰

لفظ الزکوٰۃ کے معنے

لفظ زکوٰۃ کے مادہ میں پاکیزگی۔ خوشحالی۔ کثرت۔ زیادتی اور حفاظت مال کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ نیز الزکوٰۃ کے معنی ہیں صَفْوَةُ الشَّيْءِ۔ اعلیٰ درجہ کی چیز ......

...... طَاعَةُ اللهِ۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ مَا أَخْرَجْتَهُ مِنْ مَالِكَ لِتُطَهِّرَهُ بِهِ یعنی مال کا وہ حصہ جو بطور زکوٰۃ کے نکالا جاتا ہے تاکہ باقی مال پاک ہو جائے۔ وَقِيلَ سُمِّيَتِ الصَّدَقَةُ بِالزَّكٰوةِ لِأَنَّهَا تَزِيدُ فِي الْمَالِ الَّذِي تُخْرَجُ مِنْهُ زَكٰوةٌ وَتَقِيهِ مِنَ الْآفَاتِ۔ اور صدقہ کا نام اسی لئے زکوٰۃ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے وہ مال میں برکت ڈالتی ہے اور اس کو بڑھاتی ہے اور آفات سے بچاتی ہے۔ (ناظر بیت المال)

مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض

جملہ مجالس کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکزی طور پر ایک اصولی لائحہ عمل اساس کیلئے طبع کر کے تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام قائدین مجالس اس کے پیش نظر مقامی حالات کے مطابق اپنی اپنی مجالس کے لئے لائحہ عمل تجویز کریں اور خدام کو اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى گویا بار بار یاد دلانا ہی کسی کے لئے تحریک کا موجب بنتا ہے اور عمل کرنے پر اسے آمادہ کرتا ہے۔ اور تلقین و تحریص کرنے سے ہی بیداری پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں آپ خدام الاحمدیہ کے کام کی اہمیت کو سمجھ کر اس کے لائحہ عمل پر پیرا ہوتے ہیں۔ وہاں اپنے بھائیوں پر بھی بار بار اسکی اہمیت واضح کریں اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ ساتھی آپ کے لائحہ عمل میں شریک نہ ہو جائیں۔ اور منزل مقصود کو نہ پا لیں۔

میں خدام الاحمدیہ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقام کو پہچانیں اپنے عہد کا احترام کریں۔ انہوں نے خادم احمدیت بن کر ایک بہت بڑا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس شان کے مطابق وہ اپنے آپ کو تیار کریں۔ آپ کا قول آپ کا فعل خود شہادت دے کہ آپ اسلام کی چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ خدمت خلق آپ کی عادت ثانیہ ہو۔ ذکر الٰہی آپ کی غذا ہو اور خدمت دین آپ کی زندگی کا مقصد ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دولتمند غریب اور مفلس امیر

ایک خطبہ جمعہ میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے فرمایا

"کئی لوگ غریب ہوتے ہیں جنہیں دین کی خدمت کا موقعہ ملے تو وہ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کوئی بہت بڑی دولت مل گئی اور کئی آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی جان نکلتی ہے اور دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرنے اور اپنی ذمہ واری کو ادا کرنے سے وہ اسی طرح بھاگتے ہیں جس طرح دیوانہ کتے سے انسان بھاگتا ہے"

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد میں تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کا ایک انمول سبق دیا گیا ہے۔ ہر مخلص دوست غور فرمائیں کہ انہوں نے اپنا وعدہ پیش کر دیا ہے؟ یاد رہے کہ قبول وعدہ جات کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم مختار احمد صاحب۔ محمد اقبال صاحب۔ سردار احمد صاحب۔ عبدالستار صاحب و رشید احمد صاحب پسران مکرم برکت علی صاحب ولد کالے خان صاحب محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب عرصہ ہوا ۱۹۵۳ء میں فوت ہو چکے ہیں مرحوم کے نام پر جو رقم بسلسلہ ادائی اسلام پور اسٹیٹ سندھ واپس ملنے والی ہے۔ وہ بھائی مختار احمد صاحب کو دے دی جائے اس درخواست پر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کی تصدیق بھی درج ہے۔ پس اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

اطفال و خدام احمدیہ کیلئے مفید لٹریچر

خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ احمدیت کے ابتدائی اور اصولی دلائل سے پوری طرح واقف ہوں۔ اس غرض کے لئے مکرمی چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقف زندگی اور مکرمی ملک احسان اللہ خان صاحب سابق مبلغ گولڈ کوسٹ نے دو کتابچے تعلیم الہدیٰ اور احمدیت کا غلبہ کے نام سے شائع کئے ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے بنیادی امور کو جمع کر دیا ہے۔ خدام و اطفال ان کو بآسانی زبانی یاد کر سکتے ہیں۔ جملہ مجالس اس طرف توجہ فرمائیں اور ان دونوں رسائل کو منگوا کر ان کا مطالعہ کریں۔ اور ان مسائل کو زبانی یاد کریں۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد)

کشمیری مہاجرین کی مقبوضہ جائداد کسی دوسرے دعویدار کو منتقل نہیں کی جا سکتی

مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس مسعود احمد کا رولنگ

لاہور ۱۴ فروری۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مسعود نے رولنگ دیا ہے کہ جس جائداد پر جموں و کشمیر کا کوئی مہاجر قابض ہے ایسے اس جائداد پر قابض کسی غیر کشمیری دعویدار کو منتقل نہیں کیا جا سکتا یہ رولنگ جموں و کشمیر کے ایک مہاجر شیر محمد کی رٹ درخواست پر دیا گیا ہے۔ شیر محمد راولپنڈی چھاؤنی میں ڈلہوزی روڈ پر ایک عمارت کی نچلی منزل میں ایک دکان پر قابض ہے اور اس نے کشمیری مہاجر کی حیثیت سے یہ درخواست کی تھی کہ یہ دکان اسے منتقل کر دی جائے اس عمارت کے رہائشی حصہ پر ایک اور شخص ڈاکٹر احمد علی قابض تھا۔ ڈاکٹر احمد علی ہندوستان سے ہجرت کر کے راولپنڈی میں آباد ہوا تھا اور اس نے درخواست کی تھی کہ ساری عمارت اس کے نام منتقل کر دی جائے سیٹلمنٹ کی عدالتوں نے یہ قرار دیا تھا کہ کشمیری مہاجر شیر محمد کی مقبوضہ دکان کو ساری عمارت سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور ساری عمارت ایک ہی شخص کو منتقل کی جا سکتی ہے ان عدالتوں نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر احمد علی درخواست دہندہ سے پہلے عمارت کے ایک حصے پر قابض تھا لہٰذا ساری عمارت ان کے نام منتقل کر دی جائے درخواست دہندہ نے ہائیکورٹ میں یہ موقف اختیار کیا تھا کہ قانون بحالی و آبادکاری کے تحت جموں و کشمیر کے کسی مہاجر کو اس کے مقبوضہ مکان یا دکان سے بے دخل نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس مکان یا دکان کو کسی غیر کشمیری مہاجر کے نام منتقل کیا جا سکتا ہے ہائی کورٹ نے شیر محمد کے اس موقف کو تسلیم کر لیا درخواست دہندہ کی طرف سے سردار محمد ابراہیم خاں بار ایٹ لاء اور عابد حسن منٹو ہائی کورٹ میں پیش ہوئے۔

روس نے پاکستان سے معاہدہ کی منظوری دے دی

لاہور ۱۴ فروری۔ روسی حکومت نے پاکستان کے ساتھ تیل اور معدنیات کی تلاش کے بارے میں معاہدہ کرنے کی منظوری دے دی ہے اس امر کا انکشاف کل یہاں روسی سفیر ڈاکٹر میکائل کپتسا نے کیا معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدے پر پاکستان کی طرف سے ایندھن و بجلی کے وزیر ذوالفقار علی بھٹو یا وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر دستخط کریں گے روس کی جانب سے روسی سفیر دستخط کریں گے۔ معاہدے پر کراچی میں فروری کے خاتمے سے پہلے ہی دستخط ہو جائیں گے اس معاہدے کے تحت روسی حکومت پاکستان کو ۲۵ کروڑ ڈالر کا قرضہ دے گی یہ قرضہ بہت کم شرح سود پر دیا جائے گا اور بارہ برسوں میں واجب الادا ہوگا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان قرضے کی رقم مال کی صورت میں بھی ادا کر سکے گا۔ تیل کی تلاش کے سلسلے میں روس کے ساتھ یہ پہلا معاہدہ طے کیا جا رہا ہے خیال ہے اس معاہدے سے دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ تجارتی و اقتصادی تعاون کے دروازے کھل جائیں گے روس نے پاکستان کو پہلے ہی تعلیم اور سائنس کے میدان میں وظائف کی پیشکش کی ہے روس نے اسی قسم کا ایک بڑا ہسپتال بنانے کی پیشکش کی ہے جیسا کہ انہوں نے ایران میں بنایا ہے روسی سفیر گھوڑوں اور مویشیوں کی قومی نمائش دیکھنے لاہور آئے ہوئے تھے۔

تربیت یافتہ ڈرائیور

لاہور ۱۴ فروری۔ صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے ٹرانسپورٹ کے سرکاری اور نجی اداروں کے منتظمین سے کہا ہے کہ وہ چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے توسط سے آرمی سروس کور سکول کے تربیت یافتہ ڈرائیوروں۔ مکینکوں اور کنڈکٹروں وغیرہ کی خدمات حاصل کریں۔ یہ سہولت اس وقت تک کے لئے فراہم کی گئی ہے جب تک مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کے زیر اہتمام تربیتی سکول قائم نہیں ہو جاتا۔

محکمہ تعمیرات عامہ کے نئے چیف انجینئر

لاہور ۱۴ فروری۔ سلاوینڈ ڈی کی کیپٹل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل میاں عبدالعزیز نے کل صوبائی محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر کی حیثیت سے اپنے نئے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ صوبائی حکومت نے تعمیرات عامہ کے سابق چیف انجینئر مسٹر انعام اللہ خاں کو انجینئرنگ کالج لاہور کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔ اس کالج کے پہلے پرنسپل کو این ای ڈی انجینئرنگ کراچی کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔

بھارت غربت ختم کرنے میں ناکام رہا ہے

پٹنہ ۱۴ فروری۔ بھارت کے ممتاز لیڈر اچاریہ ونوبا بھاوے نے کشن گنج (بہار) میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا بھارت گذشتہ بارہ سال کے دوران عوام میں غربت کا خاتمہ کرنے میں ناکام رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر ہم نے خود کو یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے وقف نہ کر دیا تو ہم تباہ ہو جائیں گے مستقبل کے بارے میں یہی خیال مجھے بے چین کر دیتا ہے اور اسی وجہ سے میں آگے آنے پر مجبور ہوا۔

اچاریہ ونوبا بھاوے نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ وہ بتیس لاکھ ایکڑ رقبہ بھودان کے طور پر دینے کے لئے وعدہ پورا نہیں کر لیتے۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں

(مینیجر الفضل)

جبل پور اور نواحی علاقوں میں فسادات کے دوران ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۵۳ تک پہنچ گئی

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ ضلع جبلپور میں فرقہ وارانہ فسادات کے بارے میں کل رات بھوپال میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق ضلع جبلپور کے ایک گاؤں سرپوا میں ۱۰ فروری کی رات کو پندرہ افراد فرقہ وارانہ فسادات میں ہلاک ہو گئے اس علاقہ میں پولیس کی بھاری جمعیت بھیجی گئی ہے اور بارہ افراد کو بہیمانہ قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے فسادات کی آڑ لے کر دیرینہ عداوت کا انتقام لیتے ہوئے پندرہ افراد کو قتل کر دیا تھا ضلع ساگر کے ایک گاؤں میں بھی دو افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے اگرچہ جبل پور شہر میں حالات معمول کے مطابق بتائے جاتے ہیں لیکن کل وہاں ایک شخص کو دن دہاڑے چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ حملہ آور کو اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ کل رات جبل پور میں پھر کرفیو لگا دیا گیا تھا سرکاری اعلان میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ فسادات سے متاثرہ تمام علاقوں میں مجموعی صورت حال بہتر ہو رہی ہے اس سرکاری اعلان کے پیش نظر فساد زدہ علاقوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۳ تک پہنچ گئی ہے۔

سلائی مشینوں کی صنعت کی ترقی

لاہور ۱۴ فروری۔ سلائی مشینوں کے مینوفیکچرز اور پرزے جوڑ کر سلائی مشین تیار کرنے والوں نے اس صنعت کی ترقی کے لئے اپنے وسائل یکجا کرنے کا فیصلہ کیا ہے سلائی مشین تیار کرنے والوں اور پرزے جوڑ کر مشین بنانے والوں کی انجمن کا ایک اجلاس کل میجر جنرل شاہد حامد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس صنعت کی ترقی کی اجتماعی کوشش کرنے کے لئے بیس لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک پبلک کمپنی قائم کی جائے۔ میجر جنرل شاہد حامد کے مشورے پر یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ چھوٹی صنعتوں کی پیداوار سلائی مشینوں کے جن پرزوں کو معیاری قرار دے گی وہ درآمد نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ مقامی صنعت کار انہیں اپنے کارخانوں میں تیار کرائیں گے۔

مشرقی ملکوں کو زیادہ اقتصادی امداد دی جائے

کراچی ۱۴ فروری۔ جنوب مشرقی ایشیاء کی دفاعی تنظیم سیٹو کے اقتصادی ماہر ڈاکٹر ہینز ہیمین نے زور دیا ہے کہ مشرق بعید کے وہ ملک جو پہلے مغربی ملکوں کی کفالت کے محتاج تھے لیکن اب خود کفیل ہو گئے ہیں یا خود کفیل ہونے والے ہیں۔ مغربی ملکوں کو ان کے ساتھ قریبی اور پائدار تعلقات برقرار رکھنے چاہئیں

ڈاکٹر ہیمین نے کہا ہے کہ مشرق کے ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ "پیداواری" تعلقات استوار کر کے مغربی ملک کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سیٹو ہیڈکوارٹرز نے ایک پمفلٹ جاری کیا ہے جس میں انہوں نے مغربی ملکوں سے کہا ہے کہ انہیں اقتصادی ترقی اور آزاد سیاسی اداروں کے قیام کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنے چاہئیں۔

زہرہ کی طرف روسی راکٹ

ماسکو ۱۴ فروری۔ روس نے کل ایک سیارے سے دوسرے سیارے کی جانب سفر کرنے والا "خودکار سٹیشن" زہرہ کی طرف بھیجا ہے۔ راکٹ کی شکل کا یہ سٹیشن ایک جاری "سپٹنگ" سے خود بخود الگ ہو کر زہرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس نئے روسی سپٹنگ کا وزن ۶۴۸۳ کیلو ہے اور روسی سائنسدانوں کے مطابق یہ پہلے سے تجویز کردہ راستے پر جا رہا ہے۔ خیال ہے یہ "اسٹیشن" مئی ۱۹۶۱ء کے نصف آخر میں زہرہ تک پہنچے گا۔ یہ تجربہ "انسان کے دوسرے سیاروں تک سفر" کی ایک کڑی ہے۔

قاہرہ کے بلجین سفارتخانہ پر مظاہرین کا حملہ

قاہرہ ۱۴ فروری۔ کل یہاں ایک مشتعل ہجوم نے بلجین سفارت خانے پر حملہ کر دیا اور سفارتی دفتر پر پتھر برسائے وہ کانگو کے معزول وزیر اعظم مسٹر لوممبا کی "موت" کی اطلاعات کے خلاف احتجاج کر رہے تھے دو سو ارکان پر مشتمل اس ہجوم کو پولیس نے منتشر کیا۔ چار مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرین میں زیادہ تعداد افریقی طالب علموں کی تھی۔

”میں مشرقی پاکستان کے عوام کے لئے اہل برطانیہ کی نیک خواہشات لائی ہوں“۔

ڈھاکہ کے شہریوں کی طرف سے استقبالیہ میں ملکہ الزبتھ کا اعلان

ڈھاکہ ۱۵ر فروری۔ برطانوی تاجدار ملکہ الزبتھ ثانی نے کل مشرقی پاکستان میں ترقی کے لئے مساعی کی تعریف کی اور کہا کہ میں مشرقی پاکستان کے عوام کے لئے برطانوی عوام کی نیک خواہشات لائی ہوں ملکہ الزبتھ ڈھاکہ کے شہریوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دے رہی تھیں۔

آپ نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ پاکستان کے اس حصہ میں زرعی و صنعتی منڈیوں میں زبردست ترقی ہو رہی ہے۔

ملکہ الزبتھ کل تیسرے پہر خاص طیارے کے ذریعے لاہور سے یہاں پہنچی تھیں۔ ڈھاکہ کے سبزہ زار میں برطانوی تاجدار کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا اس تقریب میں ملکہ نے ڈھاکہ کے شہریوں کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے پاکستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا۔ اور اس امر کا اعتراف کیا کہ اہل مغرب نے ایشیا کے علماء اسلام سے علم حاصل کیا ہے ملکہ نے ان دو طوفانوں کا بھی ذکر کیا جن سے گزشتہ اکتوبر میں مشرقی پاکستان کے ایک وسیع حصہ کو تباہی سے دوچار ہونا پڑا تھا۔

ڈھاکہ کا سبزہ زار رنگا رنگ قمقموں جھنڈیوں اور پرچموں سے آراستہ تھا ڈھاکہ کے شہریوں کی طرف سے سپاسنامہ میونسپلٹی کے نائب صدر نے بنگالی میں پیش کیا۔ ملکہ نے اس کا بنگالی ہی میں شکریہ ادا کیا۔ وائس چیرمین نے ان برطانوی علماء اور سائنسدانوں کی خدمات کا شکریہ ادا کیا جو مشرقی پاکستان میں کام کرتے رہے ہیں آپ نے پاکستان اور برطانیہ کے باہمی تعاون کے ضمن میں کولمبو منصوبہ اور سندھ کے طاس کے معاہدے کے تحت برطانوی امداد کا خاص طور سے ذکر کیا۔

لوممبا کے بچوں کو قتل کی اطلاع نہیں دی گئی

قاہرہ ۱۵ر فروری۔ کانگو کے مقتول وزیر اعظم مسٹر لومبا کے تین بچوں کو جو آجکل قاہرہ میں ہیں ابھی تک اپنے والد کے قتل کی اطلاع نہیں ملی۔ مسٹر لومبا کے بچے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قاہرہ آئے ہوئے ہیں بچوں کی دادی نے جو ان کے ہمراہ قاہرہ آئی تھیں بتایا کہ ابھی بچوں کو اس لرزہ خیز حادثہ کی اطلاع نہیں دی گئی

آپ نے تجویز پیش کی کہ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل مینگاشا اماسیو (حبشہ) مزید ہدایات ملنے تک صوبہ کانگو کے دارالحکومت الزبتھ ول میں ہی رہیں۔

روس کی طرف سے شومبے و موبوتو کی گرفتاری اور ہیمرشول کی برطرفی کا مطالبہ

ماسکو، قاہرہ اور کئی دوسرے شہروں میں مسٹر لومبا کے قتل کے خلاف مظاہرے

لندن ۱۵ر فروری کانگو کے معزول وزیر اعظم مسٹر پیٹرس لومبا کی موت جن حالات میں ہوئی ہے آج ان کے خلاف دنیا کے کئی ملکوں میں زبردست مظاہرے ہوئے بعض ملکوں کی حکومتوں اور سربراہوں نے مسٹر لومبا کے بہیمانہ قتل کی مذمت بھی کی ہے دریں اثنا کٹنگا کی حکومت نے اس فارم کے سترہ محافظوں اور ایک افسر کو گرفتار کر لیا ہے جہاں مسٹر لومبا اور ان کے ساتھی نظر بند تھے۔

روس کے دارالحکومت میں قریباً پانچ ہزار مظاہرین نے بلجیم کے سفارتخانہ پر دھاوا بول دیا۔ مظاہرین نے سفارت خانے پر اینٹیں اور پتھر برسائے، انھوں نے عمارت کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ اور بلجیمی قونصل کی موٹر کو الٹ کر اسے آگ لگادی اس سے پہلے وہ قریباً پانچ گھنٹے تک سفارت خانے کے سامنے نوآبادیاتی نظام مردہ باد اور لومبا کے قاتل مردہ باد کے نعرے لگاتے رہے

روسی حکومت نے مطالبہ کیا ہے کہ کانگو میں اقوام متحدہ کی فوج کٹنگا کے صدر شومبے اور کانگو کے کرنل موبوتو کو گرفتار کرے اور ان کے خلاف سابق وزیر اعظم مسٹر لومبا اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے روسی حکومت نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشول کی برطرفی کا بھی مطالبہ کیا ہے روس نے مسٹر ہیمرشول سے تمام تعلقات منقطع کر لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ روسی حکومت مسٹر ہیمرشول کو اقوام متحدہ کا افسر تسلیم نہیں کرتی روسی اعلان میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسٹر شومبے اور کرنل موبوتو کی فوجوں کو ایک ماہ کے اندر اندر غیر مسلح کرایا جائے اور کانگو سے تمام غیر ملکی فوجیں واپس بلالی جائیں تاکہ کانگو کے عوام خود اپنے داخلی مسائل حل کر سکیں۔

قاہرہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے بھی ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں مسٹر لومبا اور ان کے ساتھیوں کے وحشیانہ قتل کی تمام تر ذمہ داری بلجیم کے ایجنٹوں پر عائد کی گئی ہے اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کانگو میں اپنا مشن پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی فوج نوآبادیاتی طاقتوں کا آلہ کار بن کر رہ گئی ہے۔

سرمایہ کاری میں تین گنا اضافہ

کراچی ۱۵ر فروری سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال ملک کی نجی صنعتوں میں تین گنا سرمایہ زیادہ لگایا گیا ہے سرمایہ کاری کے فروغ کے بیورو نے جولائی ۱۹۶۰ء سے دسمبر تک تین درخواستوں کی منظوری دی ہے جن میں چوبیس کروڑ چھبیس لاکھ روپے کا سرمایہ لگانے کی اجازت مانگی تھی یہ سرمایہ نئی صنعتیں قائم کرنے اور پرانی صنعتوں میں توازن پیدا کرنے کے لئے لگایا گیا ہے تاہم سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ بچاسی فی صد سرمایہ نئی مشینوں کے لئے مخصوص تھا۔

بین الاقوامی تحقیقات کی سفارش

نیویارک ۱۵ر فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشول نے ایک تحریری بیان میں حفاظتی کونسل سے یہ سفارش کی کہ مسٹر لومبا کے قتل کی غیر جانبدارانہ بین الاقوامی تحقیقات کرائی جائے

روس پاکستان سے تجارت بڑھانا چاہتا ہے

لاہور ۱۵ر فروری۔ ایک روسی ترجمان نے کہا کہ روس پاکستان سے پٹ سن اور روئی کی بڑی مقدار خریدنے کو تیار ہے ترجمان نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے وسیع امکانات ہیں یہ تجارت سازوسامان کی قرضی خریداری اور عام تجارتی لین دین دونوں شکلوں میں ممکن ہے ترجمان نے کہا کہ روس دنیا کے مختلف ملکوں سے پانچ سو کے قریب مختلف قسم کی اشیاء کی تجارت کر رہا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں ترجمان نے کہا کہ روس پاکستان کو لوہا فولاد کوئلہ، سیمنٹ بھاری اور ہلکی مشینیں، زرعی آلات اور کیمیاوی کھاد مہیا کرنے کو تیار ہے اور روس پاکستان سے دوسری اشیاء کے علاوہ جوتے درآمد کرنا چاہتا ہے۔

محکمہ خوراک کی نصف آسامیاں مستقل کر دی گئیں،

لاہور ۱۵ر فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے یکم جولائی سال رواں سے محکمہ خوراک کی مجموعی طور پر دو ہزار تین سو اٹھہتر آسامیوں میں سے ایک ہزار تین سو تیرہ آسامیوں کو مستقل قرار دے دیا ہے مزید بتایا جاتا ہے باقی گزٹیڈ آسامیوں میں سے سنتالیس اور باقی دو ہزار دو سو چھیانوے نان گزٹیڈ آسامیوں میں سے ایک ہزار دو سو ستر آسامیوں کو مستقل تصور کیا جائے گا۔

رمضان المبارک اور تراویح

مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں نماز تراویح پہلی رات ہوا کرے گی۔ ماسٹر سعد اللہ خان صاحب نماز تراویح پڑھائیں گے احباب کو کثرت کے ساتھ شامل ہونا چاہیے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(خاکسار محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴